

"اَيَّامُ الْبَيْضِ" سے مراد کیا ہے؟

<?xml encoding="UTF-8">

ایام البیض

اَيَّامُ الْبَيْضِ (بمعنی سفید ایام)، قمری مہینے کی تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں تاریخوں کو کہا جاتا ہے۔ احادیث میں ان دنوں میں روزہ رکھنے پر تاکید ہوئی ہے۔ شیعوں کے یہاں ماہ رجب، شعبان اور رمضان کے ایام البیض خاص اہمیت کے حامل ہیں۔

وجہ تسمیہ

ایام البیض کا نام در حقیقت "اَيَّامُ اللَّيَالِي الْبَيْضِ" ہے؛ (وہ ایام جن کی راتیں سفید ہیں) اس سے لفظ "اللَّيَالِي" کو حذف کیا گیا ہے اور "ایام البیض" کے نام سے مشہور ہوئے ہیں۔ [1]
بیض، بیضاء کی جمع ہے جس کے معنی عربی میں "سفید" کے ہیں۔ قدیم عربوں کی رسم تھی کہ ہر مہینے کے ایام کا نام چاند کی روشنی کی مقدار کی رو سے متعین کرتے تھے اور چونکہ چاند کی روشنی ان راتوں میں دوسری راتوں سے زیادہ ہوتی ہے لہذا ان ایام کو اس نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ [2]
ان ایام کے دیگر اسماء میں اواضح اور غُرّ شامل ہیں۔ [3]

احادیث میں اس کی وجہ تسمیہ کی ایک اور دلیل بھی ذکر کی گئی ہے جیسا کہ علل الشرائع میں آیا ہے:
جبرائیل حضرت آدم کو ایسے حال میں زمین پر اتار لائے کہ ان کا پورا بدن سیاہ ہوچکا تھا۔ فرشتوں نے حضرت آدم کو اس حالت میں دیکھ کر فریادیں بلند کرتے ہوئے رونا شروع کیا اور بارگاہ الہی میں عرض گزار ہوئے کہ:
اے پروردگار! تو نے ایک مخلوق کو پیدا کیا، اپنی روح اس میں پھونک دی اور فرشتوں کو اسے سجدہ کرنے کا حکم دیا، اب ایک خطا کی وجہ سے تو نے اس کی سفید رنگت کو سیاہی میں تبدیل کیا؟!
منادی نے آسمان سے ندا دی: اے آدم! آج اپنے پروردگار کے لئے روزہ رکھو، حضرت آدم نے اس دن - جو تیرہ رجب کا دن تھا۔ روزہ رکھا تو ایک تہائی سیاہی زائل ہوئی؛ منادی نے چودھویں کے دن پھر ندا دی:
آج اپنے پروردگار کے لئے روزہ رکھو؛ چنانچہ حضرت آدم نے چودھویں رجب کو بھی روزہ رکھا اور مزید ایک تہائی سیاہی زائل ہوئی۔

پندرہویں رجب کو بھی منادی نے حضرت آدم کو روزہ رکھنے کی دعوت دی، اور حضرت آدم نے پندرہویں کو بھی روزہ رکھا؛ اب تو سیاہی کی آخری تہائی بھی زائل ہوئی، چنانچہ اسی مناسبت سے ان دنوں کو ایام البیض سے موسوم کیا گیا۔ [4]

ماہ رجب میں ایام البیض کے اعمال

ان ایام کا اہم ترین عمل روزہ رکھنا ہے۔ جیسا کہ احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کی سنت قبل از اسلام بھی رائج تھی [5][6]

رسول اللہ نے لوگوں کو روزے اور عبادات کی ترغیب دلاتے ہوئے ان کو ہدایت کی ہے کہ اپنے ماہانہ روزے ایام البیض میں رکھا کریں۔ [7]

بعض مفسرین نے سورہ بقرہ کی آیت نمبر 125 سے استناد کرتے ہوئے اعتکاف اور ایام البیض کے روزوں کو

ابراہیمی اعمال قرار دیا ہے۔ جہاں ارشاد ہوتا ہے: "اور ہم نے ابراہیم و اسماعیل کو حکم دیا کہ میرے گھر کو پاک رکھنا، طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے۔ [8]

جو روایات ایام البیض کے روزوں کے استحباب کو ظاہر کرتی ہیں، متعدد نیز مختلف قسم کے مضامین پر مشتمل ہیں؛ بعض روایات صرف تیرہویں تاریخ کے روزے کے استحباب پر دلالت کرتی ہیں۔ [9]

بعض دیگر روایات میں بیان ہوا ہے کہ سنت نبوی کے مطابق تمام قمری مہینوں میں تین روزے رکھنا مستحب ہے۔ [10] لگتا ہے کہ باوجود اس کے کہ، ہر ماہ کے تین روزوں کے استحباب میں کوئی اختلاف نہیں، [11]

تاہم ان تین ایام کے مصداق میں اختلاف ہے۔ مثال کے طور پر امام صادق (ع) کی ایک حدیث کے مطابق یہ تین دن "پہلے عشرے کی جمعرات، دوسرے عشرے کا بدھ اور تیسرے عشرے کی جمعرات" ہیں۔ [12]

اس سلسلے میں اور بھی بہت سی روایات و احادیث وارد ہوئی ہیں۔ [13] [14] [15]

روایات کے اختلاف کے نتیجے میں، ایام بیض کے روزے کے سلسلے میں وارد ہونے والی روایات اور ان کے معارض روایات کے انتخاب کے سلسلے میں فقہاء کے اجتہادات کا سلسلہ کافی طویل ہوا ہے۔ [16][17][18][19]

اہل سنت کے فقہاء کے درمیان بھی اس سلسلے میں اختلاف نظر پایا جاتا ہے۔ [20]

ایام البیض کے اعمال

تیرہویں کی رات

دو رکعت نماز بجا لانے اور ہر رکعت میں حمد، یس، تَبَارَكَ الْمُلْكُ اور توحید کی سورتیں پڑھی جائیں۔

تیرہویں کا دن

روزہ رکھنا

اگر کوئی اعمال ام داؤد بجالانا چاہے تو اس دن کا روزہ رکھے۔

پندرہویں کی رات

چھ رکعت 3 سلاموں کے ساتھ، تیرہویں کی رات کی نماز کی کیفیت کے مطابق۔

غسل کرنا

شب بیداری

زیارت امام حسین (ع)

تیس رکعت نماز بجا لانا، اور ہر رکعت میں ایک مرتبہ حمد اور 10 مرتبہ توحید پڑھنا۔

بارہ رکعت نماز، ہر دو رکعتوں کا اختتام ایک سلام پر ہو، اور ہر رکعت میں حمد، توحید، فلق، ناس، آیۃ الکرسی

اور قَدْر ہر ایک چار مرتبہ اور نماز کی تکمیل کے بعد 4 مرتبہ یہ جملہ پڑھا جائے:

اللَّهُ اللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَلَا أَتَّخِذُ مِنْ دُونِهِ وَلِيًّا

پندرہویں کا دن

غسل کرنا

زیارت امام حسینؑ

نماز سلمان بجا لانا۔

چار رکعت نماز دو سلاموں کے ساتھ بجا لانا، اور سلام کے بعد کہا جائے:

"اللَّهُمَّ يَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ، وَيَا مُعِزَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْتَ كَهْفِي حِينَ تُعَيِّنِي الْمَذَاهِبُ؛ وَأَنْتَ بَارِئُ خَلْقِي رَحْمَةً بِي وَقَدْ

كُنْتُ عَنْ خَلْقِي غَنِيًّا وَلَوْلَا رَحْمَتُكَ لَكُنْتُ مِنَ الْهَالِكِينَ وَأَنْتَ مُؤَيِّدِي النَّصْرِ عَلَى أَعْدَائِي وَلَوْلَا نَصْرُكَ إِيَّاي لَكُنْتُ مِنَ

الْمَفْضُوحِينَ يَا مُرْسِلَ الرَّحْمَةِ مِنْ مَعَادِنِهَا وَمُنْشِئِ الْبَرَكَةِ مِنْ مَوَاضِعِهَا يَا مَنْ خَصَّ نَفْسَهُ بِالسُّمُوحِ وَالرَّفْعَةِ
فَأَوْلِيَاؤُهُ بِعِزِّهِ يَتَعَزَّزُونَ وَيَا مَنْ وَضَعَتْ لَهُ الْمُلُوكُ نِيرَ الْمَدَلَّةِ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَهُمْ مِنْ سَطَوَاتِهِ خَائِفُونَ أَسْأَلُكَ
بِكَيْفِيَّتِكَ الَّتِي اسْتَفَقَّتْهَا مِنْ كِبَرِيَّاتِكَ وَأَسْأَلُكَ بِكِبَرِيَّاتِكَ الَّتِي اسْتَفَقَّتْهَا مِنْ عِزَّتِكَ وَأَسْأَلُكَ بِعِزَّتِكَ الَّتِي اسْتَوَيْتَ
بِهَا عَلَى عَرْشِكَ فَخَلَقْتَ بِهَا جَمِيعَ خَلْقِكَ فَهُمْ لَكَ مُذْعِنُونَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآهِلِ بَيْتِهِ".

اعمال ام داؤد بجا لانا۔

ماہ رجب کے ایام بیض کی اہمیت
شیعوں کے نزدیک ماہ رجب اور دوسرے مرتبے میں ماہ شعبان اور ماہ رمضان کے ایام بیض خاص اہمیت کے
حامل ہیں۔[21]

پاکستان، عراق اور ایران وغیرہ میں ماہ رجب کے ان ایام میں اعتکاف کی سنت رائج ہے۔

ماہ رمضان میں ایام البیض کے اعمال

ماہ رمضان کے ایام بیض میں دعائے "مجیر" پڑھنے کی تاکید ہوئی ہے۔[22]

روایات کے مطابق جو شخص ماہ رمضان کے تیرہویں، چودہویں اور پندرہویں دن اس دعا کی تلاوت کرے تو اللہ
تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخش دے گا اگرچہ اس کے گناہ درختوں کے پتوں اور صحرا کی ریت کی مقدار میں
کیوں نہ ہوں۔

یہ دعا مریضوں کی شفا، قرض کی ادائیگی، بے نیازی و توانگری اور رفع بلا و آفات کے لیے مجرب و مفید
ہے۔[23]

حوالہ جات

- ۱- شہید ثانی، مسالك الأفهام إلى تنقيح شرائع الإسلام، ج2، ص76۔
- ۲- نک: فراء، الايام و الليالي و الشهور، ص58، ابن منظور، لسان العرب، ذیل بیض، ابن کثیر، ج3، ص573۔
- ۳- ابن منظور، ذیل وضح، نیز غرر۔
- ۴- شیخ صدوق، علل الشرائع، ترجمہ ذہنی تہرانی، ج2، ص235۔
- ۵- ابویوسف، الآثار، ص238۔
- ۶- ملاحظہ کریں: سیوطی، شرح سنن نسائی، ج4، صص222-223۔
- ۷- ابن سعد، الطبقات الکبری، ج7، ص43۔
- ۸- مکارم شیرازی، تفسیر نمونہ، ج1، ص447، جمعی از نویسندگان، دائرة المعارف بزرگ اسلامی، ج9، ص355۔
- ۹- ابن سعد، الطبقات الکبری، ج1، ص43۔
- ۱۰- ملاحظہ کریں: سیوطی، شرح سنن نسائی، ج4، صص220-223۔
- ۱۱- ابن قدامہ، المغنی، ج4، صص455-456۔
- ۱۲- شیخ صدوق، من لایحضرہ الفقیہ، ج2، ص84۔
- ۱۳- احمد بن حنبل، المسند، ج5، ص27-28، 150-152۔
- ۱۴- فاکہی، اخبار مکہ، ج1، ص424۔

- ۱۵- رازی، الفوائد، ج 1، ص 285.
- ۱۶- ابن بابویه، علل الشرائع، ج 2، ص 81.
- ۱۷- طوسی، تهذیب الاحکام، ج 4، ص 296.
- ۱۸- طوسی، النہایۃ، صص 168-169.
- ۱۹- ابن طاووس، الدروع، ص 66.
- ۲۰- جزیری، الفقہ علی المذاہب الاربعۃ، ج 1، ص 556.
- ۲۱-: ملکی تبریزی، ص 62، قمی، صص 201-202، برای آگاہی از برخی مناسک آن، نک: ابن طاووس، اقبال...، صص 281، 287، مجلسی، بحار الانوار، ج 59، ص 399.
- ۲۲- کفعمی، بلد الامین، ۱۴۱۸ھ، ص ۲۹۸-۲۹۵.
- ۲۳- ملاحظہ کریں: کفعمی، المصباح، ۱۴۱۲ھ، ص ۳۵۸.
- مآخذ

ابن ابی عاصم، احمد، الزہد، عبدالعلی عبدالحمید حامد کی کوشش، قاہرہ، 1408ھ.

ابن بابویه، محمد، العلل، بیروت، مؤسسة الاعلمی.

ابن بطوطہ، رحلۃ، علی منتصر کتانی کی کوشش، بیروت، 1405ھ.

ابن جوزی، عبدالرحمان، زاد المسیر، بیروت، 1404ھ.

ابن سعد، محمد، الطبقات الکبریٰ، احسان عباس کی کوشش، بیروت، دارصادر.

ابن طاؤس، علی، اقبال الاعمال، جواد قیومی اصفہانی کی کوشش، قم، 1414ھ.

ہمو، الدروع الواقیۃ، قم، 1414ھ.

ابن عربی، محیی الدین، الفتوحات المکیۃ، بولاق، 1293ھ.